بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق

فقہاء کرامؒ نے اس بات پر اجماع تک نقل کیا ہے کہ ماہرین فلکیات کے اقوال انکے فلکی حسابات اور ان کے تحقیقی نیومون تھیوری کا رویت ہلال کے باب میں شرعاً کوئی اعتبار نہیں اس تحقیقی تھیوری کے اعتبار سے رویت ممکن ہو یا نہ ہو رویت کے شرعی ثبوت کے بعد بہرصورت رویت کا فیصلہ کیا جائے گا

علامہ شامیؒ نے اس مسئلہ پر محققانہ تفصیلی بحث کرتے ہوئے مختلف فقہاء کرامؒ سے اس کے غیر معتبر ہونے پر اجماع و اتفاق نقل کیا ہے۔ وحاصل کلامہ ای کلام الکنز ان صوم رمضان لا یلزم الا باحد ھذین فلا یلزم بقول المؤقتین انہ یکون فی السماء لیلۃ کذا وان کانوا عدولاً فی الصحیح کما فی الایضاح قال مجد الائمۃ وعلیہ اتفق اصحاب ابی حنیفۃؒ الا النادر الخ (رسالہ تنبیہ الغافل والوسنان علی احکام ہلال رمضان در رسائل ابن عابدین ص۲۲۵)

اور معراج الدرایہ کے حوالہ سے یہی نقل فرمایا ہے۔ لا یعتبر قول المنجمین بالاجماع (ص۲۲۷)

خلاصہ یہ کہ ان حسابات کا رویت کے باب میں شرعاً غیر معتبر ہونا متفق علیہ قول ہے جس سے عدول جائز نہیں ہے۔

(۱) لہٰذا ثبوت ہلال کیلئے حجم قمر کی بنیاد کے طور پر یا کسی طور پر نیومون تھیوری کے حساب سے امکان رویت کو شرعاً شرط نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اسلئے کہ شرط قرار دینے کا مطلب ان حسابات کو شرعی ثبوت ہلال کیلئے معتبر ماننا ہوگا جبکہ فقہاء کرامؒ کا شرعی ثبوت ہلال کے باب میں ان حسابات کے غیر معتبر ہونے پر اجماع ہے اگر حجم قمر یا کسی بنیاد پر ان حسابات کو کسی درجہ میں معتبر مانا جا سکتا تو فقہاء کرامؒ ضرور اعتبار کرتے کیونکہ یہ حسابات انکے زمانہ میں بھی تھے اور وہ اس سے ناواقف نہیں تھے بلکہ ثبوت ہلال کیلئے اس تھیوری کے اعتبار کی بات جب انکے سامنے آئی تو فقہاء کرامؒ نے اس باب میں اسکے معتبر ہونے کی مدلل تردید فرمائی۔ لہٰذا یہ مسئلہ اجماعی اور متفق علیہ ہے اس سے بلا ضرورت عدول جائز نہیں اسی پر عمل اور فتویٰ ضروری ہے

فی اخر الحاوی القدسی۔ واذا لم یوجد فی الحادثۃ عن واحد منھم جواب ظاھر وتکلم فیھا المشائخ المتاخرون قولاً واحداً یوخذ بہ، (رسم المفتی)

وفی الخانیۃ ان کانت المسئلۃ فی غیر ظاھر الروایۃ ان کانت توافق اصول اصحابنا یعمل بہ فان لم یجد لھا روایۃ عن اصحابنا واتفق فیھا المتاخرون علی شئ یعمل بہ (رسم المفتی رسائل ابن عابدین ص۳۳)

علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ نے تو مشائخ کی ترجیحات وتصحیحات کو واجب الاتباع قرار دیا ہے

وترجیحاتھم وتصحیحاتھم باقیۃ فعلینا اتباع الراجح والعمل بہ کما لو افتوا فی حیاتھم (ایضاً ص۲۷)

(۲) شرعی ثبوت ہلال کیلئے فلکی حساب سے امکان رویت کو شرط قرار دینا یہ بلا ضرورت متفق علیہ قول سے عدول کرنا ہے جو جائز نہیں۔ اور یہ طریق کار شرعی فیصلہ کیلئے درست اور صحیح نہیں ہے لیکن اگر اس شرط کے ساتھ فیصلہ کیا گیا اور اس فیصلہ میں شرعی ثبوت کے تمام شرائط کو بھی ملحوظ رکھا گیا نیز یہ فیصلہ کسی دوسرے مقامی شرعی فیصلہ کے خلاف اور معارض بھی نہیں ہے تو ایک امر زائد کے اعتبار کیوجہ سے اس فیصلہ کو شرعاً غلط اور اس پر عمل کرنے یا کرانے کو ناجائز نہیں کہا جائے گا اسلئے کہ فی نفسہ فیصلہ صحیح ہے گرچہ طریق کار درست نہیں۔

(۳) جس انتیسویں کی شام کو فلکی حساب کے نیومون تھیوری کے مطابق امکان رویت نہ ہو اس شام کو مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں حجم قمر کی شہادت کو شرط قرار دینا نصوص کے خلاف ہے نصوص میں رمضان کے ثبوت میں ایک عادل مسلمان کی شہادت یا خبر اور عید الفطر میں دو کی شہادت پر عمل کی اجازت دی گئی ہے کسی بھی فقیہ مجتہد نے مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں حجم قمر کی شہادت یا خبر کو شرط قرار نہیں دیا ہے

عن ابن عباسؓ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رأیت الھلال یعنی ھلال رمضان فقال اتشھد ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال اتشھد ان محمداً رسول اللہ قال نعم

قال یا بلال أذّن فی الناس ان یصوموا غدًا رواہ ابوداود والترمذی والنسائی و ابن ماجۃ والدارمی (مشکوۃ شریف ص۱۷۴)

وعن ربعی بن حراش عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اختلف الناس فی آخر یوم من رمضان فقدم اعرابیان فشہدا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللہ لَأَھَلّا الہلال امس عشیۃً فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفطروا ۔ رواہ احمد وابوداود (اعلاء السنن ص۱۳۰/ ج۹)

معلوم ہوا کہ فلکی حساب کی نیوٹن تھیوری ان نصوص میں تخصیص یا انکے ترک کی دلیل نہیں بن سکتی۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ الاحقر وحید الدین

دار العلوم فلاح دارین ترکیسر گجرات

۳ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

دار الافتاء ۱۳۸۹ھ قائم شدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Central Moon Sighting Comitee of Great Britain

اللجنة المركزية لمراقبة رؤية الهلال بالمملكة المتحدة (1307AH/1984)

Hizbul Ulama UK

23 Chaucer Road London E7 9LZ email:info@hizbululama.org.uk www.hizbululama.org.uk Tel:07888464040

P1/2

محترم المقام حضرت مولانا مفتی وحید الدین صاحب حفظ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد: آپ کی طرف سے ہمارے سوال کا مورخہ ۳ رجب ۱۴۳۱ھ کا جواب موصول ہوا جزاک اللہ خیر الجزاء

اس جواب میں دو باتوں کی تحقیق کی ضرورت پیش آئی ہے جنہیں ذیل میں بیان کیا جاتا ہے براہِ کرم دونوں باتوں کو تفصیلاً بیان فرمادیں تا کہ ''نفسِ جواب'' میں کسی قسم کا سقم نہ رہ جائے !

(الف) بریکیٹ نمبر ۲ کے ماتحت پہلی سطر میں'' بلاضرورت'' شرط کی مصلحت سمجھ میں نہیں آئی (ب) اسی بریکیٹ کی دوسری سطر میں ہے ''لیکن اگر اس شرط کیساتھ فیصلہ کیا گیا اور اس فیصلہ میں شرعی ثبوت کے تمام شرائط کو بھی ملحوظ رکھا گیا نیز یہ فیصلہ کسی دوسرے مقامی شرعی فیصلہ کے خلاف اور معارض بھی نہیں ہے تو ایک امر زائد کے اعتبار کی وجہ سے اس فیصلہ کو شرعاً غلط اور اس پر عمل کرنے یا کرانے کو ناجائز نہیں کہا جائے گا اس لئے کہ فیصلہ صحیح ہے گر چہ طریق کار درست نہیں'' ۔

فقط والسلام (مولوی یعقوب احمد مفتاحی)

ناظم حزب العلماء یوکے ومرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ)

نوٹ: آپ کا جواب ساتھ میں ملفوف ہے
(اس سے پہلے جو فتوٰی گذرا)

مورخہ ۵ شعبان ۱۴۳۱ھ، ۱۷ اگست؛ آپ جولائی ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب ــــــــــــــ وباللہ التوفیق

جواب نمبر ۲ میں "بلا ضرورت" کی قید افتاء کے اس اصول اور ضابطہ کی روشنی میں بڑھائی گئی ہے جسکو علامہ شامیؒ نے اپنے رسالہ "عقود رسم المفتی" کے اس شعر میں ذکر کیا ہے ۔

لا یجوز بالضعیف العمل ــــ ولا بہ یجاب من جاء یسأل

الا لعامل لہ ضرورۃ ــــ او من لہ معرفۃ مشہورۃ

مطلب یہ کہ راجح متفق علیہ قول سے عدول عام حالات میں جائز نہیں ہے ہاں بعض مواقع ضرورت میں اس کی بھی عدول کی اجازت ہے جیسے اذان امامت اور تعلیم وغیرہ پر استیجار کے مسئلہ میں متفق علیہ قول سے ضرورت کی بنیاد پر عدول کیا گیا ہے ـ جبکہ رویت ہلال کے اس مسئلہ میں فقہاء کے متفق علیہ قول سے عدول کی کوئی ضرورت نہیں ۔

اور آگے اسی جواب کے دوسری سطر میں " لیکن اگر اس شرط کیساتھ فیصلہ کیا گیا الخ " جو عبارت بڑھائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شرط کے بغیر ہی یعنی فلکی حساب سے امکان رویت نہ ہونے کے باوجود بھی اگر رویت ہلال کا شرعی ثبوت ہوجائے یعنی مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں اگر شرعی شہادت رویت کی مل جائے تو اس پر فیصلہ کرنا ضروری ہوگا اور فلکی حساب سے رویت کے ممکن نہ ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور اگر رویت ہلال کے شرعی ثبوت کیساتھ ساتھ اتفاقاً فلکی حساب سے رویت ممکن بھی ہو اور کوئی اس شرط کو ملحوظ رکھتے ہوئے رویت کا فیصلہ کرے تو چونکہ اس شرط کا شرعی ثبوت سے کوئی تعارض نہیں ہورہا ہے اسلئے اس فیصلہ پر اس صورت میں عمل کرنا یا کرانا غیر شرعی فیصلہ پر عمل کرنا کرانا نہیں کہا جائے گا اسلئے کہ شرعی ثبوت موجود ہے ہاں جس صورت میں اس شرط کا شرعی ثبوت سے تعارض ہورہا ہو وہاں اس فیصلہ پر عمل جائز نہ ہوگا اسلئے کہ یہ فیصلہ شرعی فیصلہ سے متعارض ہوگا ۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ الاحقر وحید الدین الحریکی

دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر، سورت

۵ / شعبان المعظم ١٤٣٣ھ بروز یکشنبہ